

291

آیات نمبر 72 تا 85 میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سرگزشت کے بقیہ حالات۔ فرعون کی طرف سے جادوگروں کو سولی پر لٹکانے کی دھمکی کے جواب میں جادوگروں کا اپنے ایمان پر قائم رہنے کا مصمم ارادہ۔ بنی اسرائیل کا دریا پار کرنا اور فرعون کا اس میں غرق ہو جانا۔ موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور پر اپنی قوم سے پہلے پہنچنا اور اللہ کی طرف سے بنی اسرائیل کو آزمائش میں مبتلا کرنے کے واقعات

قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الۡبَيِّنٰتِ وَ الَّذِىۡ فَطَرَنَا فَاقۡضِ مَاۤ اَنۡتَ قَاضٍ‌ؕ انہوں نے کہا کہ ہم یہ کبھی نہیں کرسکتے کہ سچائی کی جو روشن دلیلیں ہمارے سامنے آچکی ہیں اور جس ہستی نے ہمیں پیدا کیا ہے اسے چھوڑ کر تیرا حکم مان لیں، تو جو کچھ کرنا چاہتا ہے کرلے اِنَّمَا تَقۡضِىۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ؕ﴿۷۲﴾ تو زیادہ سے زیادہ اس دنیا کی زندگی کا فیصلہ کرسکتا ہے اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَـغۡفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَاۤ اَكۡرَهۡتَنَا عَلَيۡهِ مِنَ السِّحۡرِ‌ؕ بلاشبہ ہم اپنے رب پر ایمان لاچکے ہیں تاکہ وہ ہماری خطائیں معاف کردے اور اس جادو کو بھی معاف کردے جس کا ارتکاب تو نے ہم سے زبردستی کرایا ہے وَاللّٰهُ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى‏ ﴿۷۳﴾ اللہ ہی سب سے بہتر ہے اور وہی ہمیشہ باقی رہنے والا ہے اِنَّهٗ مَنۡ يَّاۡتِ رَبَّهٗ مُجۡرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَـنَّمَ‌ؕ لَا يَمُوۡتُ فِيۡهَا وَلَا يَحۡيٰى‏ ﴿۷۴﴾ بلاشبہ جو شخص اپنے رب کے حضور مجرم کی حیثیت سے حاضر ہوگا تو اس کے لئے جہنم ہے، اس جہنم میں نہ وہ مرسکے گا اور نہ زندہ رہ سکے گا وَمَنۡ يَّاۡتِهٖ مُؤۡمِنًا قَدۡ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۤـئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الۡعُلٰى ۙ‏ ﴿۷۵﴾ اور جو شخص اس کے حضور میں مومن کی حیثیت سے

حاضر ہوگا اور اس نے نیک عمل بھی کئے ہوں گے تو ایسے لوگوں کے لئے بڑے بلند
درجات ہوں گے جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ؕ
وہ دائمی باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں
گے وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنۡ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾ یہ صلہ ہے اس شخص کے لئے جس نے اپنا
دامن آلائشوں سے پاک رکھا رکوع[۳] وَ لَقَدۡ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰۤی ۙ۵ اَنۡ اَسۡرِ
بِعِبَادِیۡ فَاضۡرِبۡ لَهُمۡ طَرِیۡقًا فِی الۡبَحۡرِ یَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ لَا
تَخۡشٰی ﴿۷۷﴾ اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں کو راتوں رات
یہاں سے نکال کر لے جاؤ اور ان کے گزرنے کے لئے عصا کی ضرب سے سمندر میں
خشک راستہ بنالینا، نہ تمہیں تعاقب کا اندیشہ ہوگا اور نہ غرق ہونے کا ڈر فَاَتۡبَعَهُمۡ
فِرۡعَوۡنُ بِجُنُوۡدِهٖ فَغَشِیَهُمۡ مِّنَ الۡیَمِّ مَا غَشِیَهُمۡ ﴿۷۸﴾ پھر فرعون نے اپنے
لشکر کے ساتھ بنی اسرائیل کا تعاقب کیا، پس سمندر کے پانی نے فرعون اور اس کے
لشکر کو چاروں طرف سے مکمل طور پر ڈھانپ لیا وَ اَضَلَّ فِرۡعَوۡنُ قَوۡمَهٗ وَ مَا
هَدٰی ﴿۷۹﴾ فرعون نے اپنی قوم کو ہمیشہ گمراہ ہی کیا تھا، انہیں کبھی سیدھا راستہ نہ
دکھایا یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ قَدۡ اَنۡجَیۡنٰكُمۡ مِّنۡ عَدُوِّكُمۡ وَ وٰعَدۡنٰكُمۡ جَانِبَ
الطُّوۡرِ الۡاَیۡمَنَ وَ نَزَّلۡنَا عَلَیۡكُمُ الۡمَنَّ وَ السَّلۡوٰی ﴿۸۰﴾ اے بنی اسرائیل! ہم
نے تمہیں تمہارے دشمن فرعون سے نجات عطا کی اور کوہ طور کی دائیں جانب
تمہاری حاضری کا وقت مقرر کیا اور ہم نے تم پر من و سلویٰ نازل کیا كُلُوۡا مِنۡ

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ لَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ جو پاکیزہ
رزق ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس معاملہ میں حد سے تجاوز نہ
کرو ورنہ تم پر ہمارا غضب نازل ہو جائے گا وَ مَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ
هَوٰى ﴿۸۱﴾ اور جس پر ہمارا غضب نازل ہو گیا تو سمجھ لو کہ وہ ہلاک و برباد ہو گیا وَ اِنِّيْ
لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾ بلاشبہ میں اس شخص
کے لئے بڑی بخشش کرنے والا ہوں جس نے توبہ کی، ایمان لایا اور نیک اعمال کئے پھر
راہ راست پر قائم رہا وَ مَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور
ان کی قوم کے کچھ لوگوں کو کوہ طور پر طلب کیا تھا لیکن موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے پہلے ہی پہنچ گئے سو
اللہ نے ان سے فرمایا کہ اے موسیٰ ! کیا سبب ہوا کہ تم اپنی قوم کے ساتھ آنے کے
بجائے ان سے پہلے کوہ طور پر آ گئے ؟ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَ عَجِلْتُ
اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ وہ لوگ میرے پیچھے آ
رہے ہیں، میں نے تو تیرے پاس آنے میں جلدی اس لئے کی تا کہ تیری خوشنودی
حاصل کر سکوں قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَ اَضَلَّهُمُ
السَّامِرِيُّ ﴿۸۵﴾ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے تیرے بعد تیری قوم کو ایک آزمائش میں مبتلا
کر دیا اور سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ہے